والدین کی وفات کے بعد اولاد پر باقی رہنے والے
بارہ (۱۲) حقوق سے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ

والدین کے بارہ (۱۲) حقوق

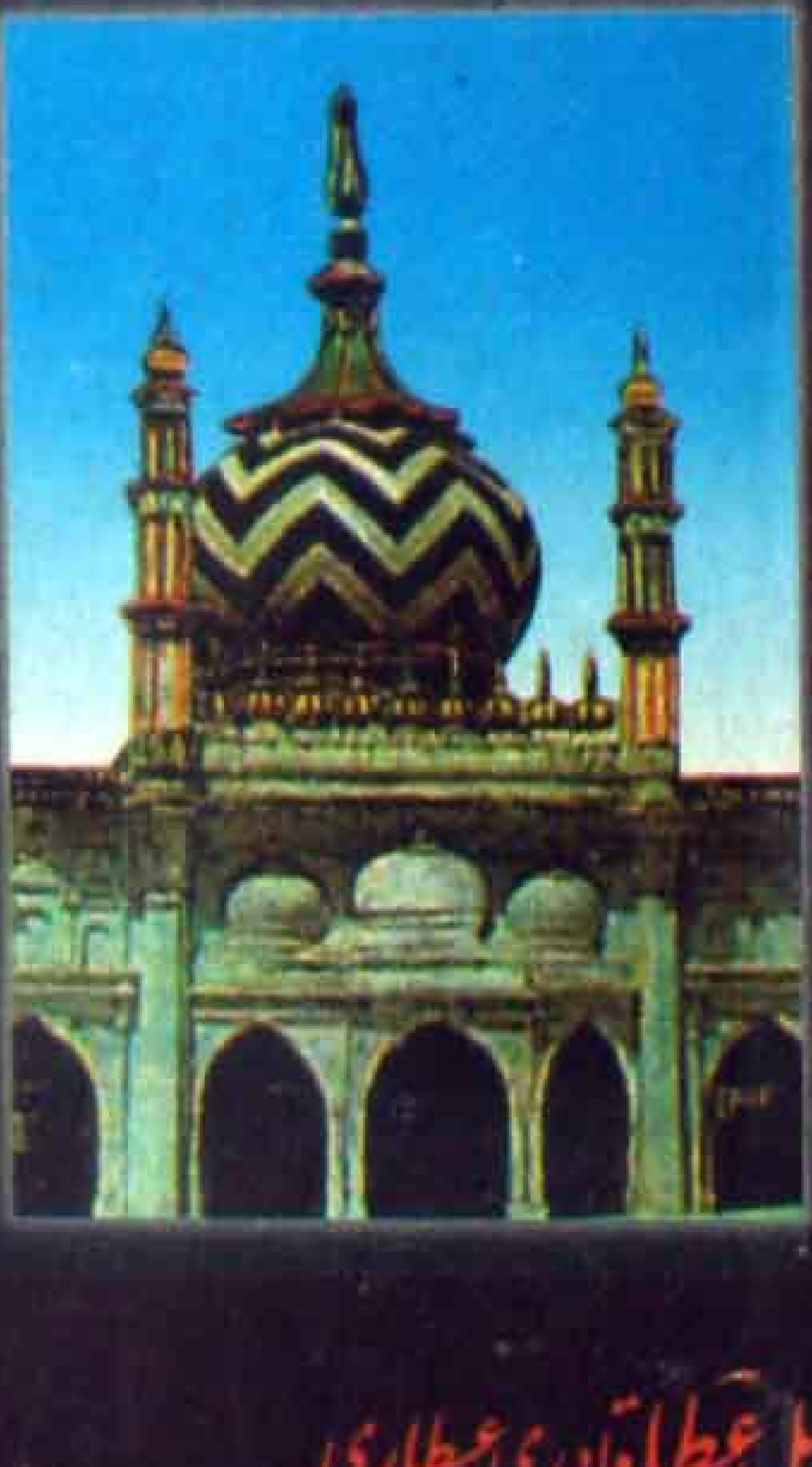

مصنفہ

اعلیحضرت امام اہلسنت

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

فاضل بریلوی

باہتمام علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

ناشر مکتبہ اعلیٰ حضرت مزنگ لاہور

786
92

الصلوٰة والسلام علیك یا رسول اللّٰه
وعلیٰ الك واصحابك یا حبیب اللّٰه

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ــــــــــــ والدین کے بارہ حقوق

منتخب از ــــــــــــ احکامِ شریعت

تصنیف ــــــــــــ امام اہلسنت امام احمد رضا خاں
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

باہتمام ــــــــــــ علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

سن اشاعت ــــــــــــ نومبر 1999ء

صفحات ــــــــــــ 16

ہدیہ ــــــــــــ /10 ~~-/2.00~~ روپے

ناشر

مکتبہ اعلیٰحضرت سرائے مغل جنازہ گاہ مزنگ لاہور

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلے اسے پڑھیے

مذکورہ فتویٰ عوام الناس وخواص کے استفادے کے لئے اعلحضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی تصنیف لطیف "احکام شریعت" سے اخذ کر کے کتابچے کی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔

جیسا کہ عنوان سے ہی ظاہر ہے کہ اس میں والدین کے بارہ حقوق کا بیان ہے یہ وہ بارہ حقوق ہیں جن کا پورا کرنا بعد وفات والدین اولاد کے لیے سعادت مندی و خوش بختی کی علامت ہے۔

علم دین سے دوری کے باعث آج مسلمان اپنے کامل ترین مذہب اسلام کی مکمل ترین تعلیمات سے ناواقف ہیں' جہالت کے اس گرداب سے اپنے مسلمان بھائیوں کو نکالنے کے لئے مکتبہ اعلحضرت نے مسلمانوں کے فائدے کو پیش نظر رکھتے ہوئے آسان فہم دینی کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا ہے ہر صاحب مطالعہ مسلمان سے گزارش ہے کہ اس رسالہ نافعہ کو عوام الناس میں عام کر کے اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی اور اعلحضرت رضی اللہ عنہ کی روح پرنور کیلئے خوشی و مسرت کا سامان پیدا کرنے کی کوشش کرے خصوصاً تیجہ وچالیسویں کی محافل میں اس کا تقسیم کرنا بے حد فائدہ مند رہے گا۔

اس فتویٰ میں جہاں الفاظ مشکل محسوس ہوئے' سلاست وروانی کو مد نظر رکھتے ہوئے قوسین (   ) میں ان کے آسان معنی درج کر دیے گئے ہیں' تاکہ سمجھنے میں آسانی رہے نیز جہاں عربی عبارات پر اعراب یا ان کا ترجمہ موجود نہ تھا وہاں اعراب و ترجمہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

marfat.com

ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس فتوی مبارکہ کی شرح و تفصیل پر مشتمل ایک تحریر لاجواب بعنوان "**والدین سے محبت کا تقاضا**" منظر عام پر آنے والی ہے' اس کا مطالعہ بے حد نفع بخش محسوس ہوگا۔

مدینہ : جو حضرات تقسیم کرنے کی غرض سے بڑی تعداد میں رسالہ لینا چاہیں انہیں خصوصی رعایت دی جائے گی۔ رابطے کے لئے مکتبہ اعلحضرت کے پتہ پر خط لکھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلصانہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور جس مقصد کے تحت یہ رسالہ شائع کیا گیا اسمیں عافیت کے ساتھ کامیابی عطا فرمائے اور جو اسلامی بھائی اور بہن اس عملی کوشش میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں، ان کے علم و عمر و روحانی قوتوں و درجات و رزقِ حلال و کاروبار و صحت و عمل میں بے حد برکتیں عطا فرمائے۔

خادم مکتبہ اعلحضرت رضی اللہ عنہ

محمد اجمل عطاری عفی عنہ

۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

marfat.com

ان شاء اللہ تعالی بہت جلد اس فتوی مبارکہ کی شرح و تفصیل پر مشتمل ایک تحریر لاجواب بعنوان "والدین سے محبت کا تقاضا" منظر عام پر آنے والی ہے' اس کا مطالعہ بے حد نفع بخش محسوس ہوگا۔

مدینہ: جو حضرات تقسیم کرنے کی غرض سے بڑی تعداد میں رسالہ لینا چاہیں انہیں خصوصی رعایت دی جائے گی۔رابطے کے لئے مکتبہ اعلحضرت کے پتہ پر خط لکھیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالی ہماری اس مخلصانہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرمائے اور جس مقصد کے تحت یہ رسالہ شائع کیا گیا اسمیں عافیت کے ساتھ کامیابی عطا فرمائے اور جو اسلامی بھائی اور بہن اس عملی کوشش میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں، ان کے علم و عمر و روحانی قوتوں و درجات و رزقِ حلال و کاروبار و صحت و عمل میں بے حد برکتیں عطا فرمائے۔

خادم مکتبہ اعلحضرت رضی اللہ عنہ

محمد اجمل عطاری عفی عنہ

۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ

marfat.com

مسئلہ

مَا قَوْلُكُمْ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى (آپ کا کہنا کیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے) اندریں مسئلہ (یعنی اس مسئلہ کے بارے میں) کہ بعد فوت ہو جانے والدین کے، اولاد کے اوپر کیا حق والدین کا رہتا ہے؟ بَيِّنُوْا بِالْكِتَابِ تُوْجَرُوْا بِالثَّوَابِ (یعنی کتاب اللہ کی مدد سے بیان کیجئے ثواب کے ساتھ آپ کو اجر دیا جائیگا)۔

الجواب

(1) سب سے پہلا حق بعد موت ان کے جنازے کی تجہیز غسل، کفن، نماز، دفن ہے اور ان کاموں میں ایسے سنن و مستحبات کی رعایت ہے (یعنی خیال رکھنا کہ) جس سے ان کے لئے ہر خوبی و برکت ورحمت و وسعت کی امید ہو۔

(2) ان کے لئے ہمیشہ دعاء واستغفار کرتے رہنا، اس سے کبھی غفلت نہ کرنا۔

(3) صدقہ و خیرات واعمال صالحات کا ثواب انھیں پہنچاتے رہنا، حسب طاقت اس میں کمی نہ کرنا، اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نفل نماز پڑھنا، اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی نفل روزے رکھنا، بلکہ جو نیک کام کرے سب کا ثواب انھیں اور مسلمانوں کو بخش دینا کہ ان سب کو ثواب پہنچ جائے گا اور ان کے ثواب میں کمی نہ ہوگی بلکہ بہت ترقیاں پائے گا۔

(4) ان پر کسی کا کوئی قرض ہو تو اس کے ادا، کرنے میں حد درجہ کی جلدی و کوشش کرنا اور اپنے مال سے ان کا قرض ادا ہونے کو دونوں جہان کی سعادت سمجھنا۔ آپ (یعنی خود) قدرت نہ ہو تو اور (یعنی دیگر) عزیزوں قریبوں پھر باقی اہل خیر سے

marfat.com

حدیث نمبر 1

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدمت اقدس حضور پر نور سید عالم ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ماں باپ کے انتقال کے بعد بھی کوئی طریقہ ان کے ساتھ نکوئی (یعنی نیکی) کا باقی ہے جسے میں بجالاؤں؟ فرمایا:

نَعَمْ، اَرْبَعَةٌ: اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ اِلَّا مِنْ قِبَلِهِمَا فَهٰذَا الَّذِي بَقِيَ مِنْ بِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا۔	ہاں، چار باتیں: ان پر نماز اور ان کے لئے دعائے مغفرت اور ان کی وصیت نافذ کرنا اور ان کے دوستوں کی بزرگداشت اور جو رشتہ صرف انہی کی جانب سے ہو، نیک برتاؤ سے اس کا قائم رکھنا یہ وہ نیکی ہے کہ ان کی موت کے بعد ان کے ساتھ کرنی باقی ہے۔

رَوَاہ ابْنُ النَّجارِ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدِ السَّاعِدِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَعَ الْقِصَّہِ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیْ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَبْقٰی لِلْوَلَدِ مِنْ بِرِّ الْوَالِدِ اِلَّا اَرْبَعٌ، اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَالدُّعَاءُ لَہٗ وَاِنْفَاذُ عَہْدِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ وَصِلَۃُ رَحِمِہٖ وَاِکْرَامُ صَدِیْقِہٖ۔

ترجمہ:- اسے اقتصار کے ساتھ ابن نجار نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اور امام بیہقی اپنی سنن میں آپ (رضی اللہ عنہ) سے ہی روایت فرماتے ہیں کہ آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "والد کے ساتھ نیک سلوک میں سے اولاد کے لئے نہیں باقی رہتیں مگر چار چیزیں، اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اور اس کے لئے دعا کرنا، اس کے بعد اس کی وصیت نافذ کرنا اور (اس کے رشتہ داروں کے ساتھ) صلہ رحمی کرنا اور اس کے دوست کی تعظیم کرنا۔

marfat.com

حدیث نمبر 2 کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

اِسْتِغْفَارُ الْوَلَدِ لِاَبِیْہِ بَعْدَالْمَوْتِ مِنَ الْبِرِّ۔

ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک سے یہ بات ہے کہ اولاد ان کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کرے۔

رَوَاہُ اِبْنُ النَّجارِ عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ مَالِكِ بْنِ زرارۃ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ :۔ اسے ابن نجار نے ابو اسید مالک بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا

حدیث نمبر 3 کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

اِذَا تَرَكَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہُ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ

آدمی جب ماں باپ کے لئے دعا چھوڑ دیتا ہے اس کا رزق قطع ہو جاتا ہے۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی التَّارِیْخِ وَالدَّیْلِمِیُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ :۔ اسے طبرانی نے تاریخ میں اور دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 4,5 کہ فرماتے ہیں ﷺ

اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُكُمْ بِصَدَقَۃٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْھَا عَنْ اَبَوَیْہِ فَیَكُوْنَ لَھُمَا اَجْرُھَا وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا

جب تم میں کوئی شخص کچھ نفل خیرات کرے تو چاہیے کہ اسے اپنے ماں باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب سے کچھ نہ گھٹے گا۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔ وَنَحْوُہُ الدَّیْلِمِیُّ فِی مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ مُعَاوِیَۃَ بْنِ حیدہ الْقُشَیْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ترجمہ :۔ اسے طبرانی نے اوسط میں اور ابن عساکر نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنھما سے اور اسی طرح دیلمی نے مسند فردوس میں معاویہ بن حیدہ القشیری سے روایت کیا۔

marfat.com

حدیث نمبر 6 کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میں اپنے باپ کی زندگی میں اس کے ساتھ نیک سلوک کرتا تھا۔ اب وہ مرگئے۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کی کیا راہ ہے؟ فرمایا:

اِنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ اَنْ تُصَلِّیَ لَهُمَا مَعَ صَلٰوتِكَ وَتَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صِيَامِكَ۔

بعد مرگ نیک سلوک یہ ہے کہ تو اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے روزے رکھے۔

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیَ **ترجمہ:** اسے دارقطنی نے روایت کیا

یعنی جب اپنے ثواب ملنے کے لئے کچھ نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز روزے ان کی طرف سے انھیں ثواب پہنچنے کو بھی بجالائے۔ یا نماز روزہ جو عمل نیک کرے ساتھ ہی انہیں ثواب پہنچنے کی بھی نیت کرے کہ انہیں بھی ملے گا اور تیرا بھی کم نہ ہوگا۔

كَمَا مَرَّوَ لَفْظُ مَعَ يَحْتَمِلُ الْوَجْهَيْنِ بَلْ هٰذَا اَلْصَقَ بِالْمَيِّتِ مُحِيْط"

پھر تا تار خانیہ پھر رد المحتار میں ہے: اَلْاَفْضَلُ لِمَنْ يَّتَصَدَّقَ نَفْلاً اَنْ يَّنْوِیَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ لِاَنَّهَا تَصِلُ اِلَيْهِمْ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْءٌ"۔

ترجمہ:- اس شخص کے لئے بہتر یہ ہے جو نفلی صدقہ دے کہ تمام مومنین مومنات کی نیت کرے تو اس سے ان سب کو ملے گا اور اس کے حصہ سے کچھ کم نہ ہوگا۔

حدیث نمبر 7 کہ فرماتے ہیں علیہ ﷺ

مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ اَوْقَضٰی عَنْهُمَا مَغْرَمًا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ۔

جو اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے روز قیامت نیکوں کے ساتھ اٹھے۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالدَّارَ قُطْنِیُّ فِی السُّنَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ

ترجمہ:- اسے طبرانی نے اوسط میں اور الدار قطنی نے سنن میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت کیا۔

marfat.com

حدیث نمبر8

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسی ہزار قرض تھے۔ وقت وفات اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلا کر فرمایا:

بِعْ فِيْهَا اَمْوَالَ عُمَرَ فَاِنْ وَفَتْ وَاِلَّا فَسَلْ بَنِىْ عَدِىٍّ فَاِنْ وَفَتْ وَاِلَّا فَسَلْ قُرَيْشًا وَلَا تَعْدُ عَنْهُمْ.

میرے دین (یعنی قرض) میں اول میرا مال بیچنا، اگر کافی ہو جائے فبھا ورنہ میری قوم بنی عدی سے مانگ کر پورا کرنا اگر یوں بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگنا اور اس کے سوا اوروں سے سوال نہ کرنا

پھر صاحبزادہ موصوف سے فرمایا "اِضْمَنْهَا" تم میرے قرض کی ضمانت کر لو۔ وہ ضامن ہو گئے اور امیر المومنین کے دفن سے پہلے اکابر انصار و مہاجرین کو گواہ کر لیا کہ وہ اسی ہزار مجھ پر ہیں ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سارا قرض ادا فرما دیا۔

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فِى الطَّبَقَاتِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عروة

ترجمہ: اسے ابن سعد نے طبقات میں عثمان بن عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حدیث نمبر9

قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ فرمایا:

نَعَمْ حُجِّىْ عَنْهَا اَرَأَيْتِ لَوْكَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ قَاضِيَةً اِقْضُوْا اللّٰهَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

ہاں اس کی طرف سے حج کر۔ بھلا دیکھ تو اگر تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں یوں ہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

marfat.com

ترجمہ :-اسے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر10

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقْبَلُ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَابْتَشَرَ بِهِ اَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَاللّٰه بِرًّا.

انسان جب اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے تو وہ حج اس کی طرف سے اور ان سب کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور انکی روحیں آسمان میں اس سے شاد ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ عزوجل کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

رَوَاهُ الدَّارقُطنِيُّ عَنْ زَيدِ بن اَرْقَم رَضِيَ اللّٰه تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ : اسے دارقطنی نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

حدیث نمبر11

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِيهِ اَوْعَنْ اُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنهُ حِجَّتَهُ وَ كَانَ لَهُ فَضْلُ عَشَرِ بِحَجٍ.

جو اپنی ماں یا باپ کی طرف سے حج کرے ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے اور اسے دس حج کا ثواب زیادہ ملے۔

رَوَاهُ الدَّارَ قُطِنُّى عَنْ جَابِرِ بِن عَبْدِاللّٰه رَضِيَ اللّٰه تَعَالٰى عَنهُمَا

ترجمہ :-اسے دارقطنی نے جابر بن عبداللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 12

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

marfat.com

مَنْ حَجَّ عَنْ وَالِدَيْهِ بَعْدَ وَفَاتِهِمَا كَتَبَ اللّٰهُ عُتْقًا مِنَ النَّارِ وَكَانَ لِلْمَحْجُوْجِ عَنْهُمَا اَجْرُ حِجَّةٍ تَامَّةٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمَا شَيْءٌ۔

جو اپنے والدین کے بعد انکی طرف سے حج کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی لکھے اور ان دونوں کے واسطے پورے حج کا ثواب ہو جس میں اصلا کمی نہ ہو۔

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيُّ فِي التَّرْغِيْبِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشعبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما

ترجمہ:۔ اسے اصبہانی نے الترغیب میں اور بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 13

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

مَنْ بَرَّ قَسَمَهُمَا وَقَضٰى دَيْنَهُمَا وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لَهُمَا كُتِبَ بَارًّا وَاِنْ كَانَ عَاقًّا فِيْ حَيَاتِهِمَا وَمَنْ لَمْ يَبَرَّ قَسَمَهُمَا وَ يَقْضِ دَيْنَهُمَا وَاسْتَسَبَّ لَهُمَا كُتِبَ عَاقًّا وَاِنْ كَانَ بَارًّا فِيْ حَيَاتِهِمَا۔

جو شخص اپنے ماں باپ کے بعد ان کی قسم سچی کرے اور ان کا قرض اتارے اور کسی کے ماں باپ کو برا کہہ کر انہیں برا نہ کہلوائے وہ والدین کیساتھ نکوکار لکھا جائے اگرچہ ان کی زندگی میں نافرمان تھا اور جو ان کی قسم پوری نہ کرے اور ان کا قرض نہ اتارے اور ان کے والدین کو برا کہہ کر انہیں کہلوائے وہ عاق لکھا جائے اگرچہ ان کی حیات میں نکوکار تھا۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سمرة رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ:۔ اسے طبرانی نے اوسط میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

marfat.com

حدیث نمبر 14

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ يَوْمِ جُمُعَةٍ مَرَّةً غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَ كُتِبَ بِرًّا۔

جو اپنے ماں باپ دونوں یا ایک کی قبر پر ہر جمعہ کے دن زیارت کو حاضر ہو اللہ تعالےٰ اس کے گناہ بخش دے اور ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والا لکھا جائے۔

رَوَاهُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِيُّ الْعَارِفُ بِاللّٰهِ الْحَكِيْمِ فِيْ نَوَادِرِ الْاُصُوْلِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :- اسے امام ترمذی العارف باللہ الحکیم نے نوادر الاصول میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 15

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَءَ عِنْدَهٗ يٰسٓ غُفِرَ لَهٗ

جو شخص روز جمعہ اپنے والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے اور اس کے پاس یٰسین پڑھے بخش دیا جائے۔

. رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ عَنِ الصِّدِّيْقِ الْاَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

ترجمہ :روایت کیا اس کو ابن عدی نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے

وَ فِيْ لَفْظٍ مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَءَ عِنْدَهٗ يٰسٓ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ مِنْهَا۔

جو ہر جمعہ والدین یا ایک کی زیارت قبر کرے وہاں یٰسین پڑھے یٰسین شریف میں جتنے حرف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے لیے مغفرتیں فرمائے۔

رَوَاهُ هُوَ وَ الْخَلِيْلِيُّ وَ اَبُوْ شَيْخٍ وَالدَّيْلَمِيُّ وَ ابْنُ النَّجَّارِ وَ الرَّافِعِيُّ وَ غَيْرُهُمْ

marfat.com

عَنْ اُمِّ الْمُؤمِنِیْنَ الصِّدِّیْقَۃِ عَنْ اَبِیْھَا الصِّدِّیْقِ الْاَکْبَرِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ :-اسے ابن عدی ' ابو شیخ ' دیلمی ' ابن نجار ' رافعی اور دوسروں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے اور انہوں نے اپنے والد محترم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

حدیث نمبر16

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم :-

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْہِ اَوْ اَحَدِ ھِمَا	جو بہ نیت ثواب اپنے والدین دونوں یا ایک کی
اِحْتِسَابًا کَانَ کَعَدْلِ حِجَّۃٍ	زیارت قبر کرے حج مقبول کے برابر ثواب
مَبْرُوْرَۃٍ وَمَنْ کَانَ زَوَّارًا لَّھُمَا	پائے۔ اور جو بکثرت ان کی زیارت قبر کیا کرتا
زَارَتِ الْمَلٰئِکَۃُ قَبْرَہٗ	ہو' فرشتے اس کی قبر کی زیارت کو آئیں۔

رَوَاہُ الْاِمَامُ التِّرْمِذِیُّ الْحَکِیْمُ وَ ابْنُ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔

ترجمہ :-اسے امام ترمذی حکیم اور ابن عدی نے ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت کیا۔

امام ابن الجوزی محدث کتاب عیون الحکایات میں بسند خود محمد ابن العباس وراق سے روایت فرماتے ہیں۔ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ سفر کو گیا۔ راہ میں باپ کا انتقال ہو گیا۔ وہ جنگل درختان مقل یعنی گوگل کے پیڑوں کا تھا۔ ان کے نیچے دفن کر کے بیٹا جہاں جانا تھا چلا گیا جب پلٹ کر آیا' اس منزل میں رات کو پہنچا۔ باپ کی قبر پر نہ گیا' ناگاہ سنا کہ کوئی کہنے والا یہ اشعار کہہ رہا ہے۔

رَاَئْتُکَ تَطْوِیْ الدَّوْمَ لَیْلاً وَلاَ تَرٰی　　عَلَیْکَ لِاَھْلِ الدَّوْمِ اَنْ تَتَکَلَّمَا

وَ بِالدَّوْمِ ثَاوٍ لَوْ ثَوَیْتَ مَکَانَہٗ　　وَ مَرَّبِا ھَلِ الدَّوْمِ عَادَ فَسَلَّمَا

ترجمہ :-میں نے تجھے دیکھا کہ تو رات میں اس جنگل کو طے کرتا ہے اور وہ جو ان پیڑوں میں ہے اس سے کلام کرنا اپنے اوپر لازم نہیں جانتا۔ حالانکہ ان درختوں میں وہ مقیم ہے کہ اگر تو اس کی جگہ ہوتا اور وہ یہاں گزرتا تو وہ راہ سے پھر کر آتا اور تیری قبر پر سلام کرتا۔

marfat.com

حدیث نمبر 17

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَصِلَ اَبَاہُ فِی قَبْرِہٖ فَلْیَصِلْ اِخْوَانَ اَبِیْہِ مِنْ بَعْدِہٖ

جو چاہے کہ باپ کی قبر میں اس کے ساتھ حسن سلوک کرے وہ باپ کے بعد اس کے عزیزوں دوستوں سے نیک برتاؤ رکھے۔

رَوَاہُ اَبُوْیعلی وَ ابْنُ حِبَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

ترجمہ :-اسے ابو یعلی اور ابن حبان نے ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 18

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصِلَ صَدِیْقَ اَبِیْکَ ۔

باپ کے ساتھ نیکوکاری سے ہے۔ یہ کہ تو اس کے دوست سے اچھا برتاؤ رکھے۔

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔

ترجمہ :-اسے طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث نمبر 19

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :-

اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَھْلَ وُدِّ اَبِیْہِ بَعْدَ اَنْ یُّوَلِّیَ الْاَبُ ۔

بیشک باپ کے ساتھ نکوکاریوں سے بڑھ کر یہ نکوکاری ہے کہ آدمی باپ کے پیٹھ دینے کے بعد اس کے دوستوں سے اچھی روش پر رہتا ہے۔

رَوَاہُ الْاَئِمَّۃُ اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ فِی الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھُمَا

ترجمہ :-اسے امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں، مسلم نے اپنی صحیح میں اور امام ابو داؤد و ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنھما سے روایت کیا۔

marfat.com

حدیث نمبر 20 کہ فرماتے ہیں علیہ السلام:

اِحۡفَظۡ وُدَّ اَبِیۡكَ لَا تَقۡطَعۡهُ فَیُطۡفِیءُ اللّٰهُ نُوۡرَكَ۔

اپنے باپ کی دوستی نگاہ رکھ اسے قطع نہ کرنا کہ اللہ تیرا نور بجھا دے گا

رَوَاهُ الۡبُخَارِیُّ فِی الۡاَدَبِ الۡمُفۡرَدِ وَالطَّبۡرَانِیۡ فِی الۡاَوۡسَطِ وَالۡبَیۡهَقِیُّ فِی الشعب عَنۡ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا۔

ترجمہ:- اسے امام بخاری نے ادب مفرد میں اور طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے شعب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔)

حدیث نمبر 21:

کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

تُعۡرَضُ الۡاَعۡمَالُ یَوۡمَ الۡاَثۡنَیۡنِ وَالۡخَمِیۡسِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَتُعۡرَضُ عَلَی الۡاَنۡبِیَآءِ وَعَلَی الۡاٰبَآءِ وَالۡاُمَّهَاتِ یَوۡمَ الۡجُمُعَةِ فَیَفۡرَحُوۡنَ بِحَسَنَاتِهِمۡ وَ تَزۡدَادُ وُجُوۡهُهُمۡ بَیَاضاً وَّ اَشۡرَاقًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُوۡذُوۡا اَمۡوَاتِکُمۡ۔

ہر دو شنبہ و پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور اعمال پیش ہوتے ہیں اور انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ماں باپ کے سامنے ہر جمعہ کو۔ وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی صفائی و تابش بڑھ جاتی ہے تو اللہ سے ڈرو اور اپنے مردوں کو اپنے گناہوں سے رنج نہ پہنچاؤ۔

رَوَاهُ الۡاِمَامُ الۡحَکِیۡمُ عَنۡ وَالِدِ عَبۡدِالۡعَزِیۡزِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنۡه

ترجمہ:- اسے امام حکیم نے عبد العزیز کے والد سے روایت کیا۔

بالجملہ والدین کا حق وہ نہیں کہ انسان اس سے کبھی عہدہ بر آ ہو وہ اس کے حیات و وجود کے سبب ہیں۔ تو جو کچھ نعمتیں دینی و دنیوی پائے گا سب انہیں کے طفیل میں ہوئیں کہ ہر نعمت و کمال وجود پر موقوف ہے اور وجود کے سبب وہ ہوئے تو صرف ماں یا باپ ہونا ہی ایسے عظیم حق کا موجب ہے جس سے بری الذمہ کبھی نہیں ہو سکتا نہ کہ اس کے ساتھ اس کی

marfat.com

پرورش میں ان کی کوششیں اس کے آرام کے لئے ان کی تکلیفیں خصوصا پیٹ میں رکھنے، پیدا ہونے، دودھ پلانے میں ماں کی اذیتیں، ان کا شکر کہاں تک ادا ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ اس کے لئے اللہ جل وعلیٰ ورسول ﷺ کے سائے اور ان کی ربوبیت ورحمت کے مظہر ہیں۔ لہذا قرآن عظیم میں جل جلالہ نے اپنے حق کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا کہ:

اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا۔ (پ ۲۱۔ لقمن۔ ۱۴)

حدیث میں ہے، ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم ایک راہ میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کر کے لے گیا ہوں۔ کیا اب میں اس کے حق سے ادا ہو گیا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعَلَّه اَنْ یَّکُوْنَ بِطَلْقَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ (تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں) شائد یہ ان میں سے کسی ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ بریدة رضی الله تعالی عنه
(اسے طبرانی نے اوسط میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)

اللہ عزوجل عقوق سے بچائے اور ادائے حقوق کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

اٰمین بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔ اٰمین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ترجمہ :- قبول فرمالے، قبول فرمالے، اپنے رحمت کے وسیلے سے اے رحم فرمانے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اور رحمت نازل فرمائے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار و مددگار یعنی محمد (ﷺ) اور آپ کی تمام آل واصحاب (رضی اللہ عنھم) پر۔ قبول فرمالے اور خوبیاں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں

کتبہ عبده المذنب
احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفی ﷺ

marfat.com

چند کتب کا تعارف

(1) "احساسِ نعمت" :۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں ناشکری میں مبتلاء ہو جانا، دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا بہت بڑا سبب ہے۔ بدقسمتی سے علم دین سے دور ہمارے مسلمانوں کی اکثریت اسی لعنت میں گرفتار ہے۔ اسے گناہ سمجھتے ہوئے خود سے دور کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوتا ہوا کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ الاماشاء اللہ!

اس مختصر لیکن پر اثر رسالے میں اسی لعنت کو دور کرنے کے لئے بہت منفرد انداز میں چند معروضات پیش کی گئی ہیں۔ ان شاء اللہ رسالہ شکوہ شکایت کے بارے میں "قفل مدینہ" (یعنی رضائے الٰہی عزوجل پر راضی ہو کر زبان پر تالا) لگوا دینے میں بہت موثر کردار ادا کرے گا۔

(2) "باطنی گناہ اور ان کا علاج" :۔ جس طرح دیمک لکڑی کو اندر سے کھوکھلا اور بے قیمت بنا دیتی ہے۔ اس طرح باطنی گناہ بھی انسان کے نامۂ اعمال میں موجود قیمتی اور محنت و مشقت سے کی گئی نیکیوں کو چاٹ کر تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ان گناہوں کی معرفت و علاج کو فرض عین قرار دیا ہے۔

اس کتاب میں باطنی گناہوں کی تباہ کاریاں، ان کی تعریفات، علامات، اسباب اور ان سے محفوظ رہنے کے طریقے درج کئے گئے ہیں۔ آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچنے کے خواہش مند مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے لئے اسے زیر مطالعہ رکھنا بیحد ضروری ہے۔

(3) "بربادیٔ آخرت کے اسباب" :۔ آج مسلمانوں کی اکثریت اللہ و رسول (عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی میں تلاشِ سکون میں مصروف عمل ہے۔ گناہوں کی لذت، صحبت بد، اور علم دین سے دوری نے گناہوں کو ہماری عادت بنا دیا ہے۔ اس کتاب میں بے شمار ایسے گناہوں کی تعریفات و اسباب و علاج درج کیے گئے ہیں۔ کہ جن کا تعلق ہمارے ظاہر سے ہے۔

ظاہری گناہوں کی مکمل معرفت کے لئے اس کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

(6) "اربعین رضوی" :۔ مختصر وضاحت کے ساتھ چالیس ایمان افروز احادیث اور ان سے حاصل ہونے والے ہدایت و عبرت کے بے شمار مدنی پھولوں پر مشتمل ایک مفید تالیف ہے۔

یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ دور میں یہ کتاب 40 حدیثوں کی شرح میں نمایاں اور منفرد مقام رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ لوگ بخوبی لگا سکتے ہیں جنہوں نے اس کا مطالعہ کیا ہے۔

marfat.com